بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ٦ نمبر ۴

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ فروری ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے ۲۰ شوال المعظم ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین
اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
بیوی کا مہر ادا کرنے کی صورت	۳ / ۵	خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل
صداقتِ اسلام	۵ / ۸	محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ از جوہی
منازلِ سلوک	۹ / ۱۳	محترمہ صغرا بیگم اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب دہلی
اطمینان کا منبع	۱۳ / ۱۵	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم برہما
کم کھاؤ کہ آخرت کی بھلائی اسی میں ہے	۱۶ / ۱۸	محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ افریقہ
عورت مشرق و مغرب میں	۱۸ / ۱۹	ماخوذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک پوڑیہ

حاملہ کی جان کیلئے دو روپیہ کی کیا حقیقت ہے

زچہ اور بچہ کے واسطے دو روپے ایک شے ہیں ۔

یہ ایک جڑی بوٹی کا سفوف ہے ۔ جسمیں خدا نے یہ تاثیر رکھی ہے ۔ کہ اسکے کھانے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے ۔

اگرچہ یہ دوائی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی بتلائی ہوئی ہے مگر میری اپنی بھی چوبیس سالہ آزمودہ ہے بہت عورتوں کو جنکے کہ بچے سخت تکلیف سے پیدا ہوا کرتے تھے اسکے استعمال سے اللہ نے انکی مشکل آسان کردی ۔ ضلع حصار کی دائیاں تو ہر وقت اسکو اپنی جیب میں رکھا کرتی تھیں ۔ عین اسوقت جبکہ درد تھم جائیں ۔ یا درد شدید ہو مگر بچہ پیدا نہ ہو دائیاں گھبرا جائیں اور ڈاکٹر کو بلانیکا مشورہ دیں ۔ اور ڈاکٹر اپریشن سے بچہ نکالنے کی تجویز کرے ۔ ایسے دکھ اور ٹھن وقت میں صرف "مبارک پوڑیہ" کے دینے سے ہی اکثر گھروں میں خدا نے فضل کیا ۔ اور بچہ صحیح سلامت بغیر اپریشن کے پیدا ہو گیا ۔ اور چاروں طرف سے مبارک سلامت کی آوازیں آنے لگیں ۔ ایک حاملہ کیلئے تین پوڑیاں کافی ہیں جنکی کہ قیمت صرف دو ۲ روپیہ معہ محصول ڈاک ہے ۔ قیمت پیشگی آنے پر دوائی بذریعہ رجسٹری بھیجی جائیگی ۔ "وی ۔ پی" ہرگز نہ ہوگا ۔

تازہ شہادت

میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر گواہی دیتی ہوں کہ مجھے خدا نے دو بچے دیئے ۔ اور دونوں کی پیدائش کیوقت "مبارک پوڑیہ" ہی کے کھانے سے بچے آسانی سے پیدا ہو گئے ۔ اور لطف یہ کہ تیسرے ہی دن میں چلنے پھرنے بھی لگ گئی ۔ دوسرے بچے کی پیدائش کیوقت میری دائی اتنی گھبرائی کہ وہ بار بار لیڈی ڈاکٹر کو بلانیکا مشورہ دیتی تھی ۔ مگر "مبارک پوڑیہ" کا کھانا تھا ۔ کہ خدا نے فضل کیا ۔ اور بچہ پیدا ہو گیا ۔ میں بڑے زور سے سفارش کرتی ہوں کہ ہر ایک حمل والی بہن "مبارک پوڑیہ" ضرور اپنے پاس رکھے ۔ (بقلم خود آمنہ بنت صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المشتہر

سیدہ جمیلہ خاتون احمدی لیڈی ڈاکٹر ایچ ایم ڈی و حکیم حاذق میڈلسٹ (دمغہ یافتہ) قادر منزل منٹگمری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء

بیوی کا مہر ادا کرنیکی صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جہاں مسلمان خواتین میں تعلیم کی ترقی اور روشن خیالی کیوجہ سے اپنے وہ حقوق حاصل کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ جو اسلام نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اور جن کی مثال کسی اور مذہب میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ وہاں مردوں میں بھی ان حقوق کی ادائیگی کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ مہر جسے اسلام نے عورت کا حق قرار دیا ہے۔ مگر جسے اسلامی تعلیم سے ناواقفیت اور خود غرضی کیوجہ سے عام طور پر مردوں نے غصب کر رکھا ہے۔ اس کے حصول کے لئے ایک طرف تو عورتوں کیطرف سے جدوجہد ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف احکام اسلام کا احترام کرنے والے مرد بھی کوشش کر رہے ہیں کہ عورتوں کو ان کا یہ حق حاصل ہو جائے۔ اسی سلسلہ میں اخبار "تہذیب نسواں" میں مردوں عورتوں کے حال ہی میں ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جن میں یہ بحث کی گئی ہے۔ کہ عورتوں کے مہر حاصل کرنے کی کیا صورت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ایک خاتون نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ متوسط الحال لوگ اگر تھوڑا تھوڑا روپیہ کسی بنک میں جمع کراتے رہیں۔ تو کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ جس سے مہر ادا کر دینا چاہیئے۔

اس کے متعلق ایک صاحب نے یہ لکھا ہے۔ "کہ اس میں ایک امر غیر یقینی ہے۔ اور وہ خاوند کی زندگی ہے۔ اگر زندگی وفا نہ کرے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ بنک میں کافی رقم جمع نہ ہو سکیگی"۔ اور اسکی بجائے یہ تجویز پیش کی ہے۔ "کہ ہر خاوند کو اپنی زندگی کا بیمہ کرا دینا چاہیئے۔ کم سے کم اتنی رقم کا جتنا کہ مہر ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اتنا جتنی کہ اس کی حیثیت ہو۔ اور جس کی وہ بخوبی اقساط ادا کر سکے۔ اس میں بھی گویا ایک طرح روپیہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ مگر خوبی یہ ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ پہلی ہی قسط دینے کے بعد خاوند فوت ہو جائے۔ تب بھی بیمہ کی پوری رقم جس کے لئے بیمہ کرایا گیا تھا۔ اس کی بیوی بچوں کو مل جائے گی"۔

مگر اس تجویز کے متعلق چند باتیں قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ زندگی کا بیمہ کرانا جائز اور ناجائز ہونے کے لحاظ سے ایک اختلافی امر ہے۔ اگرچہ بعض حلقوں میں اسے جائز سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ شرعی طور پر اسے ناجائز قرار

دینے والوں کی بھی کمی نہیں۔ چنانچہ ہماری جماعت احمدیہ اسے قطعاً ناجائز سمجھتی ہے۔ اور چونکہ عورتوں کو مہر ادا کرنے ...... کو فرض سمجھنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جن کی نگاہ میں شریعت اسلامیہ کی قدر و منزلت ہے۔ اس لئے ان کے لئے زندگی کا بیمہ کرانے کی تجویز جسے وہ اسلام کے رو سے ناجائز سمجھتے ہیں۔ قطعاً ناقابلِ عمل ہے۔

دوم۔ جو لوگ بیمہ کرانا جائز سمجھتے ہوں، ہو سکتا ہے۔ کہ جس کمپنی کے ہاں بیمہ کرائیں۔ وہ دیوالیہ ہو کر ٹوٹ جائے۔ اور اس طرح جس مقصد کی خاطر انہوں نے بیمہ کرایا ہو۔ وہ روپیہ کے ضائع ہو جانیکی وجہ سے فوت ہو جائے۔

سوم۔ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ کہ "خاوند کی زندگی غیر یقینی ہے" بیمہ کا ہونا اور کم سے کم اتنی رقم کا ہونا جتنا کہ مہر ہے"۔ خاوند سے سچی محبت رکھنے والی ہر ایک بیوی کے نازک جذبات اور احساسات کے لئے ناقابلِ برداشت بوجھ ہے۔ اور شائد ہی کوئی الفت شعار بیوی یہ گوارا کر سکے۔ کہ خاوند کے جیتے جی اس کی زندگی کے بدلے اپنے مہر کی رقم وصول کرنے کا خیال دل میں لا سکے۔

چہارم۔ جس طرح مہر کی رقم کے جمع ہونیکے دوران میں خاوند کی زندگی غیر یقینی ہے۔ اسی طرح اس عرصہ میں عورت کی زندگی بھی غیر یقینی ہے۔ اور جو عورت مطلوبہ رقم کے فراہم ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے۔ وہ یقیناً اپنا حق مہر حاصل کرنے سے محروم رہے گی۔

ان وجوہات کے پیش نظر میری تجویز یہ ہے۔ کہ نکاح کے وقت خاوند کی جو مالی حیثیت ہو۔ اس کے لحاظ سے اتنا مہر مقرر ہونا چاہئے۔ جسے وہ نکاح کے وقت ہی ادا کر دے۔ آخر شادی کے دوسرے اخراجات بھی اسوقت حسب حیثیت برداشت کئے ہی جاتے ہیں۔ زیورات اور کپڑوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ شریعت نے اس وقت کیلئے خاوند پر جو خرچ مقرر کیا ہے۔ اور جسے عورت کا حق قرار دیا ہے۔ وہ ادا نہ کیا جائے۔ اسوقت جو زیورات دئے جاتے ہیں۔ وہ اگر خاوند بیوی کو بطور احسان دے دیتا ہے۔ جنہیں واپس لینے کا وہ قطعاً حقدار نہیں رہتا۔ تو یہ اچھی بات ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا جائے۔ اور نقد مہر ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو۔ تو مہر کی رقم کے زیورات ہی مہر میں دئے جا سکتے ہیں۔ یا پھر خاوند کو مہر کی رقم کے مطابق اپنی جائداد کا حصہ باقاعدہ طور پر بیوی کے نام کر دینا چاہئے۔ اور اس پر بیوی کو پورا تصرف دے دینا چاہئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جائداد کا حصہ جلد سے جلد مہر کی رقم ادا کر کے واپس لے لینے کی شرط کر لی جائے۔

غرض مہر کی ادائیگی کا جلد سے جلد انتظام ہونا چاہئے تاکہ عورت ازدواجی زندگی میں داخل ہوتے ہی اس حق سے مستفیض ہو سکے۔ یہی مہر مقرر کرنے سے شریعت کا منشاء ہے۔ اور اسی کو پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہر کے ادا نہ ہونے میں میرے نزدیک سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے۔ کہ مہر باندھتے وقت لڑکی والے خاوند کی حیثیت کا خیال نہیں کرتے۔ اور یہ نہیں دیکھتے۔ کہ مہر ادا بھی ہو سکے گا۔ یا نہیں۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی کوشش زیادہ سے زیادہ مہر بندھوانے کی ہوتی ہے۔ ادھر لڑکے والے یا خود خاوند سمجھتا ہے۔ کہ مہر تو ایک نام کی چیز ہے۔ کون دیتا ہے۔ اور کون لیتا ہے۔ اس معیوب اور خلاف اسلام طریق عمل کی بجائے اگر مہر حسب حیثیت باندھا جائے۔ اور اسی وقت ادائیگی کا انتظام کرا لیا جائے۔ تو بعد میں کوئی دقت نہ پیش آئے +

غلام نبی

(ایڈیٹر الفضل)

صداقت اسلام

آج سے قریباً چودہ صدی پیشتر ایک امی چرواہا اپنے چند گدڑی پوش اصحاب کو خس و خاشاک کی مسجد میں اکٹھا کر کے کہتا ہے۔ کہ اے لوگو اگر تم میری باتوں کو قبول کرو گے اور میری پیروی کرو گے۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تم تمام دنیا کی قوموں سے لائق کیے جاؤ گے۔ اور قیصر و کسریٰ کے کڑے تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے، ان کے خزانوں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں آ جائینگی، یہ الفاظ اس کی زبان فیض ترجمان سے اس وقت نکلے۔ جبکہ چند گنتی کے مسلمان عسرت و تنگی کے باعث بے بسی و بے کسی کی حالت میں اپنی جانیں چھپائے بیٹھے تھے۔ ہر چہار طرف شرک و بت پرستی کا زور تھا۔ مخلوقِ خدا انسانی غلامی و تعبد کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔

اس کی قوم قریش نے اس مقدس کی باتوں کو ایک مجذوب سے بڑھکر وقعت نہ دی۔ اس کیساتھ استہزا کیا۔ اس کی باتوں کو ٹھٹھے میں اڑایا۔ اور کہا کہ شائد محمد صلعم کے دماغ میں خلل واقعہ ہو گیا ہے۔ کہ یہ عجیب عجیب پیشگوئیاں کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے، کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھوں میں آ جائیں گی۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ اونٹ بیکار ہو جائینگے، کبھی کہتا ہے۔ کہ صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ کبھی کہتا ہے۔ کہ دریا پھاڑے جائیں گے۔ کبھی کہتا ہے کہ پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ اور وحشی جانور اکٹھے کئے جائینگے۔ اور انسان ملائے جائیں گے۔ چونکہ ان کی مادی نظروں میں یہ تمام باتیں ناممکن الوقوع نظر آتی تھیں۔ اس لئے وہ اس پاک وجود کے ساتھ تمسخر و استہزا کرتے اور ان کو ہنسی میں اڑاتے تھے۔ ان کو اینٹوں اور پتھروں سے مارتے، گلے میں رسیاں ڈالکر کھینچتے۔ لیکن یہ رحمت و شفقت کا مبارک مجسمہ اپنے زخموں سے خون بھی پونچھتا اور پھر ان کے حق میں یوں دعاء خیر کرتا۔ کہ اے اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ان لوگوں کے اوپر رحم کر۔ کیونکہ انہوں نے مجھکو پہچانا نہیں"۔ آخر ان ظالموں کی سختیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ اس رہنمائے اعظم کو شہر بدر ہونے پر مجبور کیا گیا۔ اور یہ اپنے چند ہمراہیوں کو ساتھ لیکر اپنے عم زاد بھائی علی کو اپنی جگہ سلا کر نہایت خفیہ طریق سے اپنے وطن کو خیرباد کہہ گیا۔

لیکن ابھی ان کو شہر سے نکلے بہت زمانہ بھی نہ گذرا تھا۔ کہ تائیدِ حق نے جوش مارا۔ اور رحمت الٰہی نے مدد کی۔ خداوند کریم کے وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ قریب آگیا۔ انہی علاقوں میں جہاں سے کہ ان کو نہایت بے بسی و بے کسی کی حالت میں نکالا گیا تھا۔ نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ ایک فاتح کی حیثیت سے داخل کیا گیا۔ یہاں تک کہ ابھی بہت عرصہ نہ گذرا تھا۔ کہ ان بادیہ نشینوں کو قیصر و کسریٰ جیسے عظیم الشان بادشاہوں پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ اور اس وقت سے لیکر اسوقت تک کوئی بھی زمانہ ایسا نہ گذرا کہ اس صادق و مصدوق کی باتیں روزِ روشن کیطرح زمانہ نے پوری ہوتی ہوئی نہ دیکھی ہوں۔ چنانچہ آج بھی جبکہ ان باتوں کو پوری تیرہ صدیاں گذر چکی ہیں۔ ہم اس مقدس کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں اس طرح پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ اس کے وقت کے لوگوں نے دیکھی تھیں۔

اس موقعہ پر میں آپ کو قرآن کریم کی ان گنت پیشگوئیوں میں سے چند ایک کیطرف متوجہ کرتی ہوں جنکا کہ پورا ہونا آخری زمانے کے ساتھ مقدر تھا۔ اور جنکو ہمنے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیا۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ

جب پہاڑ اُڑائے جائیں۔

جب ہم کسی پہاڑ پر بطور تفریح جاتے ہیں۔ اور راستہ میں ڈائنامیٹ کے ذریعے پہاڑوں کو دھنکی ہوئی روئی کیطرح اڑاکر سواری و باربرداری کے راستے بنے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو سینہ پر صداقت اسلام کی مُہر ثبت ہوتی ہے۔ اور زبان اس پیشگوئی کی سچائی کا اعتراف کر رہی ہوتی ہے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

اور جب دریا پھاڑے جاویں۔

اس پیشگوئی کا پورا ہونا بھی اسی زمانہ کیساتھ مقدر تھا۔ جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی تو کون جانتا تھا۔ کہ یہ دریا جو طغیانیوں کے باعث ہزارہا انسانوں اور حیوانوں کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ نہریں کاٹ کاٹ کر یوں مفید الناس بنادئے جائینگے۔ اور یہ قرآن کریم کی پیشگوئی اس رنگ میں ایسی شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوگی

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ

جب لوگ ملائے جائیں گے۔

یہ پیشگوئی بھی اُس وقت ایک عجوبہ ہی معلوم ہوتی ہوگی۔ لیکن آج ریل کے رواج اور سفر کی آسانیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باعث جسطرح ایک ملک کے لوگ دوسرے ملکوں میں باآسانی پہنچ جاتے ہیں۔ وہ بھی اسی زمانہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونیکا صحیح مشاہدہ مینے ایک دفعہ کراچی کے قیام میں کیا۔ چنانچہ ایک دن میں وہاں دریچہ میں کھڑی باہر کا نظارہ کر رہی تھی۔ مینے دیکھا کہ سامنے جو مکان نظر آرہے تھے۔ انمیں ایک مکان سے پنجابی بولنے کی آواز آرہی تھی۔ دوسرے سے ہندوستانی۔ تیسرے سے سندھی۔ چوتھے سے گجراتی۔ پانچویں سے مرہٹی۔ چھٹے سے پشتو اور ساتویں سے بنگالی۔ اس نظارہ کو دیکھکر بے ساختہ میرے منہ پر وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کے کلمات جاری ہوگئے۔ اور اسلام کی سچائی میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ

جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائینگے

اس پیشگوئی کا صحیح نظارہ کسی چڑیا گھر میں جاکر دیکھئے۔ میں تو کبھی کسی چڑیا گھر میں نہیں گئی۔ کہ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کا مقدس جملہ میری زبان پر اور اس کا عملی نظارہ میری آنکھوں کے سامنے نہ ہو۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

جب گابھن اونٹنی بے فکر پھرے گی۔

اس زمانہ میں جبکہ اونٹ خشکی کا جہاز کہلاتا تھا۔ اور سفر میں سواری و باربرداری کا سب سے زیادہ کام دیتا تھا۔ ایسی پیشگوئی کرنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ لیکن جب سے ریل جاری ہوئی۔ اونٹوں کی بیکاری دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ حتی کہ حجاز ریلوے کے بن جانے سے اس پیشگوئی کی سچائی روز روشن کیطرح ظاہر ہو چکی ہے۔ گو وہ نظارہ ہمنے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ لیکن ہزارہا انسانوں نے ملاحظہ کیا ہوگا۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

یہ جملہ ہمارے نبی برحق کی زبان فیض ترجمان سے اسوقت نکلا جبکہ جہالت و نادانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس خطۂ زمین میں جہاں کہ علم اور علمی تمام اشغال سے انسان حیوانوں کیطرح محروم تھے۔ ہاں! ہاں! اس شخص کی زبان سے جسکو کہ بظاہر لوگ اُمّی کہتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ اخلاق انسانی اور کمالات باطنی کا مکمل نمونہ ہونیکے باعث مقبول بارگاہِ الٰہی تھا۔ اور جبکہ کاغذ کا وجود تمام عالم میں کالعدم کے برابر تھا۔ بلکہ رواج تحریر ہی بڑی بڑی متمدن اقوام کے اعلےٰ افراد تک ہی محدود تھا۔ اور کاغذ کی بجائے پتھر کے کتبے۔ چمڑے کے ٹکڑوں۔ درختوں کے پتوں سے اور چھال سے یہ کام لیا جاتا تھا۔ اسوقت کون جانتا تھا۔ کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا۔ جبکہ یہ پیشگوئی ایسی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی زمانہ دیکھ لیگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اسلام کے عروج کے ساتھ زمانہ میں تعلیم و تعلّم کا شوق ترقی پذیر ہو چکا تھا۔ اور آہستہ آہستہ فن تحریر میں بھی کئی جدتیں پیدا ہوگئی تھیں۔ اور پتھر کے کتبوں اور چمڑے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹکڑوں کی جگہ موٹے دبیز کاغذ استعمال ہونے لگے۔ اور ہزارہا مصنف اور بڑے بڑے فلاسفر اسلام میں پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ہر علم و فن میں ہزارہا کتابیں لکھ ڈالیں۔ پس اس لحاظ سے تو صحیفے نشر اسی روز ہی ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جبکہ یہ الفاظ اس مقدس زبان سے نکلے تھے۔ لیکن دراصل اس پیشگوئی کا حقیقی مفہوم اس علم و روشنی کے زمانے کے ساتھ مقدر تھا۔ کیونکہ فن تحریر میں جسقدر آج آسانیاں میسر ہوئی ہیں۔ اور کسی زمانہ میں میسر نہ تھیں۔ فن تحریر کی مشینوں کے ایجاد ہونے سے یہ ہنر کمال کو پہنچ گیا ہے۔ وہ کام جو صدیوں میں ہوا کرتا تھا۔ سالوں میں اور جو سالوں میں ہوتا تھا۔ وہ گھڑیوں اور دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے۔ کاغذ کی از حد فراوانی ہے۔ گھر گھر مصنف پیدا ہو رہے ہیں۔ طبع و اشاعت کا وہ انتظام ہے۔ کہ دنیا بھر کے علوم کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے گئے ہیں۔

مزید برآں اخبار و رسائل کے رواج پائے جانے سے تو اس پیشگوئی کو ایک خاص نسبت ہے۔ ہر ایک ڈاک کے وقت ہرکارے کندھوں کے اوپر صحیفوں کے بنڈل اٹھائے آتے ہیں۔ اور گھر گھر تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔ گھر بیٹھے ہی بیٹھے ملک ملک کے حالات اور جگہ جگہ کی خبروں سے واقفیت حاصل کر لو۔ یہانتک کہ امریکہ کا پہلوان انگلینڈ کے پہلوان سے لنڈن میں آکر کشتی لڑتا ہے۔ اور اس کو پچھاڑ دیتا ہے۔ اور کوئی پانچ منٹ کے بعد وہ خوشخبری امریکہ کے اخبارات میں شائع ہو جاتی ہے۔ اور گلی کوچوں میں نشر ہوتی پھرتی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

یہ تمام پیشگوئیاں ازل سے پوری ہونی مقدر تھیں۔ اور کسطرح نہ ہوتیں۔ جبکہ خود اللہ تعالےٰ اس آیت کے آخر سخت تہدید کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اے لوگو جو ان باتوں کی سچائی میں شبہ کرتے ہو۔ یاد رکھو کہ یہ کسی شیطان کا قول نہیں ہے۔ اور نہ ہی تمہارا سردار مجنون ہے۔ بلکہ یہ اس صاحب کرامت رسول کی کہی ہوئی باتیں ہیں۔ جسکا صاحب عرشِ عظیم کی بارگاہ میں بہت بڑا درجہ ہے۔ پس یہ تمام باتیں اپنے وقت پر اس چودھویں صدی میں روزِ روشن کیطرح پوری ہو گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(افضل النساء بیگم از جوہی۔ ضلع لاڑکانہ علاقہ سندھ)

مضمون نگار مصباحی بہنیں

ان خواتین کا شکریہ

جنہوں نے میری درخواست پر مصباح کی قلمی امداد پر توجہ فرمائی۔ جنکے مضمون ابھی نہیں چھپے وہ اطمینان رکھیں کہ سب مضامین بتدریج شائع کر دیئے جائینگے۔ جن مصباحی بہنوں نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی وہ بھی اپنے مضامین سے مصباح کو مشرف فرمائیں۔ دستکاری و خانہ داری کیمتعلق بہت کم مضامین آتے ہیں۔ اور نظمیں بھی ہو چلی ہیں۔

ملے گی سالک رہ تجھکو حال میں برکت
کبھی کبھی ہوگی میسر نہ قال میں برکت

منازلِ سلوک

جس سوز میں ہیں اسکیلئے عاشقوں کے دل
اتنا تو ہمنے سوز نہ دیکھا کباب میں
جامِ وصال دیتا ہے اسکو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں ہے فرق یہاں شیخ و شاب میں
ملتا ہے وہ اسی کو کہ جو خاک میں ملا۔
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اسی کا جو اسکا ہی ہوگیا
ہے اسکی گود میں جو گرا اس جناب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؕ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ؕ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ؕ

معزز بہنو! ان آیات شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے قرب سے مشرف کرنے کے راستے بتائے ہیں۔ اصل میں تو صراط مستقیم ایک ہی ہے۔ چونکہ یہ راستہ بہت دشوار گذار ہے۔ اور ایک نہایت لمبا راستہ ہے اور بہت سی منزلیں ہیں۔ اسواسطے ہم انہیں قرب الٰہی حاصل کرنے کے راستے ہی کہہ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ کریم نے خاص طور پر عورتوں کی عزت افزائی بھی فرمائی ہے۔ اس واسطے بہنوں کو چاہیئے کہ یہ آیات خاص طور پر حفظ کریں۔ اور ان کے مطالب کو سمجھیں۔ اور ان پر عمل کریں۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالےٰ نے ایمان لانے کے بعد دعوتِ عمل دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے:- کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسپر استقامت اختیار کی تو پھر اللہ تعالےٰ کیطرف سے ان پر کیا انعام ہوتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جو کہ انہیں جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ نے ان آیات متذکرہ بالا میں استقامت کو خوب واضح کر کے بیان فرما دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ایک ابتلا تو شریعت کے ہیں۔ جیسے نماز روزہ۔ زکوٰۃ حج

ان پر بھی استقامت اختیار کرنی چاہیئے۔ ظاہر ہے
کہ یہ سب احکام الہٰی بڑی بھاری قربانی۔ آرام، وقت
مال۔ وطن اور جان کی چاہتے ہیں۔ لیکن ان میں انسان
کو اپنا اختیار بھی بہت کچھ دیدیا گیا ہے۔ جسمیں اپنے
لئے انسان بہت سی آسانیاں پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً
سردی میں پانی گرم کرکے غسل یا وضو کر سکتا ہے۔
روزہ کے دنوں میں مقوی غذائیں استعمال کر سکتا
ہے۔ ایسا ہی حج کے لئے سفر میں آسانیاں حاصل
کر سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ مگر وہ ابتلاء۔ امتحان۔
یا آزمائشیں جو اللہ تعالےٰ کیطرف سے باوجود ان
سب احکام الہٰی پر عمل کرنے کے پھر نازل ہوتی ہیں
یہ انسان کو ایسا صاف کر دیتی ہیں۔ جیسے کوئی دھات
بھٹی میں ڈالکر صاف کر دی جاوے۔ اور اس کی میل
سب نکل جاوے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔
ہے۔ اے ایمان والو۔ قوت اور استعانت
حاصل کرو اللہ تعالےٰ کیطرف سے صبر و نماز کیساتھ
یعنی بدیوں سے بیزار ہو جاؤ۔ اور نیکیوں کو قائم
کرو۔ اور نماز پر مداومت اختیار کرو۔ کیونکہ ہم تمہاری
اور بھی آزمائش کرنے والے ہیں۔ اور اگر تم ان میں بھی
ثابت قدم رہے تو پھر تمہیں میرے حضور عزت
کے مرتبے ہیں۔

دنیاوی کامیابی کے لئے بھی بغیر محنت اور
تکلیف اٹھانے کے اور ایک لمبا عرصہ اپنی قیمتی زندگی
کا خرچ کرنے کے کوئی شخص کامیابی کا منہ نہیں دیکھ
سکتا۔ تو دینی معاملات میں کون ہے۔ جو کسی کو ٹھوک

مدار کر دی بناء ہے۔ ایک طالب علم اٹھارہ بیس
سال تک متواتر شب و روز محنت کرکے یونیورسٹی
کی ڈگری حاصل کر سکتا ہے معمولی پیشہ ور کسقدر
مشقت سے روزی کماتے ہیں۔ تاجر تجارت کیلئے
اور طالب علم حصول علم کے لئے وطن کو چھوڑ کر سمندر پار
جان کو ہتھیلی پر رکھکر جاتے ہیں۔ سمندر کے جہاز اور
ہوائی جہاز وغیرہ کی صنعت جو آجکل اسقدر عروج
پر نظر آتی ہے۔ ہزاروں قیمتی جانوں کی قربانی کے
بعد حاصل ہوئی ہے۔ تو وصال الہٰی جو انسانی زندگی
کا مقصد ہے۔ کیونکر بغیر امتحان اور مصائب کے
حاصل ہو سکتا ہے۔ کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ کہ
اللہ تعالےٰ نے اس کی جماعت کو سخت سے سخت
ابتلا میں ڈال کر اس کا امتحان نہ لیا ہو۔ یا مصائب
کی بھٹی میں ڈال کر اسے صاف نہ کیا ہو۔ پس معلوم
ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے قرب کو ڈھونڈنے کیلئے
بھی مصائب کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے
پس جس شخص کو اللہ تعالےٰ کا قرب ڈھونڈتے ہوئے
غیر معمولی مصائب کا سامنا ہو۔ تو سمجھ لینا چاہیئے
کہ وہ صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ جیسے کہ حج بیت اللہ
کو جاتے ہوئے بندرگاہ بمبئی سمندر اور بندرگاہ عدن
وغیرہ اس کے صحیح راستے پر دلالت کرتے ہیں۔ اور
منزل مقصود بیت اللہ کے قرب کا پتہ دیتے ہیں
اسی طرح وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ۔ یعنی آزمائش خوف و بھوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نقصان جان و مال و اولاد بھی سالک سے حقیقی راستے کا پتہ دیتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ خود سالک کو آگے بڑھ کے ملتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ؕ

میرے بندے کو جو ان مصائب پر صبر سے قائم رہتا ہے۔ اور صدق دل سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ خوشخبری سنا دے۔ یعنی اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ؕ یہی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالےٰ کیطرف سے شاباشیں ہیں۔ اور آفرین ہے۔ اور وہی ہدایت والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

کسی دنیاوی دربار میں کوئی بادشاہ کسی کو شاباش کہے تو کسقدر خوشی ہوتی ہے۔ اور جب سب بادشاہوں کا شہنشاہ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ کسی کو شاباش دے۔ تو اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی اور کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس راستے کے لئے ترغیب اور تحریص دلانے کے لئے بلکہ یوں کہیئے کہ مردوں کو غیرت دلانے کے لئے۔ اور عورتوں کی عزت افزائی فرمانے اور جوش دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک عورت کی مثال پیش کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ..... فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شراب
کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیرِ تیغِ آبدار

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ کیطرف اشارہ فرمایا ہے۔ جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ اپنی پیاری بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو زمین حجاز میں جو کہ اسوقت لق و دق جنگل تھا۔ چھوڑ آؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں چل پڑے۔ اور اس مقام پر جا کر اُترے۔ جہاں اب چاہ زمزم ہے۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا۔ اب انہیں اس مقام پر چھوڑ دو۔ اور تم گھر کیطرف اپنا منہ موڑ دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب رخصت ہونے لگے۔ تو حضرت ہاجرہ نے فرمایا کہ ہمیں اس جنگل میں کس کے پاس چھوڑے جا رہے ہو۔ تو لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بوجہ بشریت کے رقت طاری ہوئی اور زبان سے کوئی لفظ نہ نکال سکے آپ نے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے حضرت ہاجرہ نے فرمایا حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ؕ اگر آپ ہمیں اللہ کے پاس چھوڑے جا رہے ہیں۔ تو اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ وہ ہمارا خوب مولا ہے۔ اور بہترین مدد کرنے والا ہے۔ یا اب حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں اللہ کو سونپ کر واپس تشریف لے گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دونوں اس میدان میں اکیلے رہ گئے ۔ سب طرف جنگل ہی جنگل نظر آتا تھا ۔ آدم زاد کا کہیں پتا نہ تھا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو توشہ کچھ کھجوریں ۔ اور پانی کا مشکیزہ چھوڑ گئے تھے ۔ ختم ہوا ۔ تو حضرت ہاجرہؓ کا دِل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی تکلیف دیکھکر بھر آیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شدّت پیاس سے بیقرار ہو رہے تھے ۔ آپ گھبرائی ہوئی بار بار صفا اور مروہ پر پانی کی تلاش میں دوڑی جاتیں اور پھر بھاگی ہوئی آتیں ۔ بچے کو گود سے لگاتیں ۔ اور خدا کے حضور فریاد کرتیں ۔ اور صفا اور مروہ پر بھاگ کر جاتیں ۔ اور دیوانہ وار العطش العطش کہہ کے چلا رہی تھیں ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شدّت پیاس سے بیچین ہو رہے تھے ۔ اور اپنی ایڑیاں زمین پر رگڑ رہے تھے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ظہور ہوا ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری ہوا ۔ اور زمزم اُسکا نام مشہور ہوا ۔ اُدھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ہاجرہ کو بذریعہ الہام خبر دی ۔ کہ میں نے تمہاری تضرعات کو سنا اور تمہاری دعاؤں کو قبولیت کی جگہ دی ۔ اور تمہارے اس سفر کو تمہارے لئے مبارک کر دیا ۔ اور قیامت تک کے لئے یہ مقامات شعائر اللہ بنا دئے گئے ۔ اپنے بچے کے پاس جاؤ ۔ اور میری قدرت کا کرشمہ دیکھو ۔ حضرت ہاجرہ بچے کے پاس گئیں تو دیکھا ۔ کہ پانی کا چشمہ بہ رہا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا ۔ ؎

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما ۔ اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما
اے تو مرہم بخشِ جانِ ریشِ ما ۔ اے تو دلدارِ دلِ غم کیشِ ما
از کرم برداشتی ہر بارِ ما ۔ واز تو ہر بار و برِ اشجارِ ما
بندۂ درماندہ باشد دل تپان ۔ ناگہان درمان برآری از میان
عاجزے را ظلمتے گیرد براہ ۔ ناگہاں آری بروں صد مہر و ماہ
حسن و خلق و دلبری بر تو تمام ۔ صحبتے بعد از لقائے تو حرام
خاک را در یک دمے چیزے کنی ۔ کز ظہورش خلق گیرد دشمنی
نطفہ را از روئے درخشاں دہی ۔ سنگ را لعلِ بدخشاں مے دہی
بر کسے چوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے اس مقام کو اس قدر برکت دی ۔ کہ اب تمام دنیا کے مسلمان اس مقام پر ہر سال جمع ہوتے ہیں ۔ اور مرد اور عورتیں صفا اور مروہ پر اسی طرح حضرت ہاجرہ کے واقعہ کی یاد میں دوڑتے ہیں ۔ تا کہ اللہ تعالےٰ ان پر بھی اسی طرح فضل فرما دے ۔ اور آبِ زمزم کو بطور تبرک تمام دنیا میں لے جاتے ہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ۔ ؎

جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا ۔
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار
عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار
تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نامِ اضطرار

کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزار دشتِ خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آ جائیگا زر بے شمار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آ کر ملے گا تم سے وہ یارِ ازل
اس سے تم عرفانِ حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

والسلام

صغرا بیگم اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب نئی دہلی

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباح کا پچھلا پرچہ پانچسو (۵۰۰) کی تعداد میں مفت تقسیم ہوا ہے۔ اور ناظرات مصباح سے توقع کی گئی ہے۔ کہ وہ اگر پہلے اس پرچہ کی خریدار نہیں تھیں۔ تو اب خریدار ہو جائیں۔ اس کے لئے یا تو وی۔ پی کی اجازت دیں۔ جس میں ۸ر زائد دینے پڑیں گے۔ یا بذریعہ منی آرڈر چھ ماہ یا ایک سال کے لئے روپے بھیج دیں۔

امید ہے کہ خواتین جماعت احمدیہ اس بارے میں اپنے اپنے حلقہ اثر میں پوری پوری کوشش فرمائیں گی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے

اطمینان کا منبع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سطحِ فلک پر رات کے آثار نمایاں ہو کر دنیا پر اپنا راج قائم کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ نیلے آسمان پر قوسِ قزح کے سامان تیار تھے۔ طائرانِ خوش نوا اپنی مسافتیں ختم کر کے آشیانوں کی طرف لوٹ رہے تھے۔ گڈریئے اپنے گلے کو بانسری کی سریلی تانوں میں محو کرتے ہوئے ان کے تھانوں پر پہنچا رہے تھے!!

مگر میں ایک عالمِ بے خودی میں کائنات کے اس انہماک کو حسرت سے دیکھ رہی تھی۔ آہ! میں اطمینان کی متلاشی ہوں۔ جس کا نشان شام کے اس ہلکے سیاہ پردے پر کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ آہ معبود!!! اطمینان کہاں سے دستیاب ہو سکتا ہے؟؟

تاریکی دم بدم پھیل کر تمام کرۂ ارض کو ابرِ محیط کی طرح گھیر چکی ہے۔ ساکنانِ ارض پر ایک مدہوشی کا عالم طاری ہے! ہر امیر و غریب، دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر گہری نیند سو رہا ہے۔ ہر چیز پر مکمل سکوت اور پورا سناٹا ہے۔ ایک ہُو کا عالم ہے ایک بے پناہ خاموشی ہے۔!!

نازک بیلیں تناور درختوں کے شانوں پر سر رکھکر سو گئی ہیں۔ ہاں آسمان پر ننھے ستارے جگنو کی طرح چمک چمک کر کسی حرمان نصیب کو اخترشماری

کا شغل بنا رہے ہیں کبھی کبھی شہابِ ثاقب اپنی پھرتیلی دوڑ سے کسی تیرہ بخت ناشاد کی بے نور اور پتھرائی ہوئی آنکھوں میں چمک پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں ۔ آہ !! رات کی اس گہری سیاہی میں بھی اطمینان بے پتہ ہے ۔ ! آہ میں رات کی اس ساکن فضا میں !! گھبرائی ہوئی نظروں سے اطمینان کو ڈھونڈتی ہوں ۔ مگر اس کی دید سے بے نصیب رہی جاتی ہوں او معبود !! اطمینان کی جلوہ نمائی کہاں میسر آسکتی ہے ۔ ؟؟

مشرقی جانب سے تاریکی پھٹتی ہوئی نظر آنے لگی !

صبح صادق کی نورانی کرنوں نے نگاہِ نور پاش سے شب دیجور کیطرف دیکھا ! وہ شرمندہ اور خائف ہو کر پیچھے ہٹتے ہٹتے آخر کسی نامعلوم بستی کیطرف بڑھ گئی ۔

صبح کی حسین تجلیاں فضا پر لہرانے لگیں ۔ جنکی دلچسپ اداؤں سے آبشار تڑپ اٹھی اور نیم بسمل کیطرح لوٹنے لگی ۔ خوبصورت تتلیاں پھولوں سے اظہار عقیدت کا دم بھرنے لگیں ۔ گوناگوں ۔ غنچوں نے چٹک کر صحنِ چمن کو رونق بخشی ۔ !!

مسجدوں سے صدائے اللہ اکبر نے عابد کے دل میں از سر نو ولولوں کا طوفان اٹھایا ۔ وہ بے تابانہ اس صدا کی طرف بڑھا !! رکوع و قیام نے اس کی پژمردہ امنگوں کو تازگی بخشی ۔ قراءۃ ، علی آدبر نے اس کی ہمت کو بلند کر دیا ۔ اور تڑپتے ہوئے سجدوں نے اس کی روح پر ایک پر کیف رنگ چڑھا دیا !

وہ عالم خود فراموشی میں ایک انوکھے رنگ میں اپنی تمناؤں کے دامن کو پھیلانے لگا ۔ اس پُر سوز التجا سے دلکش ساز پیدا ہو رہے تھے ۔ اور کائنات اپر ایسا معلوم ہوتا تھا ۔ کہ ایک مقدس شریعت برس رہی ہے ۔

میں ان والہانہ اداؤں کو حیرت سے دیکھ رہی تھی ۔ !! آفتاب کی آڑھی ترچھی کرنیں زمین پر جھکنے لگیں !! دنیا اپنے اشغال میں ہمہ تن ہو گئی ! ۔ کائنات کی ان سرگرمیوں میں مینے بنظر غائر اطمینان کو ڈھونڈا ۔ چھانا اور تلاش کیا ۔ مگر آہ دنیا کو مینے اطمینان سے محض بے گانہ پایا ۔ میرے معبود آہ !! اطمینان کی نعمت کے حصول کا کون سا طریق ہے ؟؟

تمازتِ آفتاب نے زمین کے ذروں کو دہکتے ہوئے انگاروں کی شکل میں بدل دیا ۔ اور فضا کو محشر خیز بنا دیا ہر جاندار کے لئے یہ وقت تکلیف دہ بنے گا ۔

دور جنگل میں چرنے والی بھیڑوں نے چرنے سے منہ پھیر لیا ۔ اور درختوں کی چھاؤں پانے کے لئے بیقرار ہونے لگیں ۔ !

زمین کی گرما گرم آہوں نے تمام عالم پر پژمردگی کا رنگ پھیر دیا ۔ مگر میں اس اداس سمے میں بھی تیز تیز نظروں کے ساتھ اطمینان کی تجسس میں تھی ۔ مگر آہ میں اپنے مقصود کو نہیں پہنچی ۔ آہ مالک اطمینان تک پہنچنے کا راستہ کس طرف ہے !؟ ۔

ہ "زوالِ آفتاب نے دہر پُر آشوب کے کان میں کچھ کہا !!"

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں نے شعلہ بار آفتاب کو ڈھانپ دیا۔ تپش کم ہو کر ہلکی ہلکی ہوا کے جھوکوں نے زمین کو ٹھنڈا کر دینے میں کامیابی پائی! درخت خوش ہو کر جھومنے لگے اور سبزے نے لہلہا لہلہا کر پھولوں کو مبارک باد دی۔!!

دنیا کی مصروفیتیں زوروں پر تھیں۔ کیونکہ وہ شام کے آنے سے پہلے اپنے کاموں کو انجام تک پہنچا دینے کی خواہشمند تھی۔

میں نے اس پر اشغال جنبشوں میں بے قرار نگاہوں کے ساتھ اطمینان کو ڈھونڈنے کی زبردست کوشش کی۔ مگر آہ میری یہ کوشش بھی اُف! بے نیل و مرام رہی۔

میرا دل بجھ گیا۔ میرا دل چکرانے لگا! اور میری تمام امیدیں مایوسی کے بحر میں فنا ہونے لگیں، میری روح غمگین ہو گئی۔ اور میں سراپا حسرت آہ معبود!! کیا دنیا میں!! اس دنیا میں! جس میں تو نے ہر ایک چیز پیدا کر دی ہے۔ تو کیا اطمینان پیدا نہیں کیا؟!

آہ میں کس طرح مانوں کہ تیرے بندوں کے سینوں میں بے کلی اور بیتابی تو بھری پڑی ہو۔ مگر تو نے اس کا تریاق "اطمینان" پیدا ہی نہ کیا ہو۔ یا اسے عنقا کا ہم نشین بنا کر رکھ دیا ہو!

آفتاب ایک انقلاب میں سے گذر رہا تھا۔ اس کے منہ پر مردنی چھائی تھی۔ اس کی اس بے بسی سے میرے اعصاب بے حد متاثر تھے ایک زرد سایہ تمام عالم پر جھک رہا تھا۔ کہ اتنے میں ایک دھیمی نوا نے مجھے یوں مخاطب کیا:

"اطمینان کی او متلاشی! "اطمینان" عنقا نہیں، مگر ہاں اسکا مقام دنیاوی ہنگاموں سے نفسانی کشمکش سے اور حرص و آز کے مقام سے بالکل الگ تقدیس و پاکیزگی کے سائے کے نیچے قربانیوں کے تخت پر ہے۔ اس کو پا لینا بھی ناممکنات میں سے نہیں!۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ نفسانیت سے ملوث قلوب کیساتھ اس کا قیام محال ہے۔ اگر تو حقیقت میں اس کی جویا ہے۔ تو اس کے حصول کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے دل سے ماسوا اللہ کے تمام نقوش مٹا دے۔ خودی کے تمام پردے چاک کر دے۔ اور غیر اللہ کے تمام ہنگاموں سے اپنے دل کو خالی کر لے؛ اپنی ذات کو محبتِ الٰہی میں گم کر دے۔ اور مخلوقِ خدا کی بہبودی کے لئے بے غرضانہ جد و جہد کر، دشمنانِ صداقت کو صداقت کا قائل کر۔ اور حق و صداقت کے راستہ پر ہر لحظہ اپنی جان نثار کر۔ پھر دیکھ! کہ "اطمینان" تیرے ہی دل کو ہمیشہ ہمیشگی کے لئے انتخاب کرے گا۔" فطرتِ سلیمہ نے یہ ندا سن کر آہستہ سے میرے کان میں کہا:

"آہ! دل کی گہرائیوں کو نفسانیت کی آلائشوں سے پاک کر ڈالیں"۔

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم از چوکھے اپر برہما)

کم کھاؤ کہ آخرت کی بھلائی اسی میں ہے!

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے نفس کے ساتھ بھوک اور پیاس کے ساتھ جہاد کرو۔ تجھ کو اس سے ایسا ہی ثواب ملے گا۔ جیساکہ جہاد سے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ فرشتے اس پر نازل نہیں ہوتے۔ جو اپنا پیٹ بھرے۔ ایک حدیث میں ہے۔ اون کا کپڑا پہنو اور آدھا پیٹ کھاؤ۔ کیونکہ یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا خداوند کریم کے حضور قیامت کے دن وہ سب سے افضل ہوگا جو بہت بھوکا رہتا تھا۔ اور خوف خدا دل میں ہر وقت رکھتا تھا۔ اور وہ بہت بُرا ہوگا۔ جو بہت کھاتا اور بہت سوتا تھا۔ کسی نے آپؐ سے پوچھا سب سے افضل کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا جسکی غذا اور ہنسی کم ہو۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے پینے کی کثرت سے دل کو مردہ مت کرو۔ دل مثل اس کھیتی کے ہے جسپر پانی بہت پڑتا ہے تو تباہ ہو جاتی ہے۔

اور فرمایا برتنوں میں سے زیادہ خراب وہ برتن ہے جو انسان کا بھرا ہوا پیٹ ہو۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک زیادہ قریب تر وہ لوگ ہوں گے۔ جو اس دنیا میں بھوکے پیاسے اور غمگین رہتے رہے ہوں گے۔ وہ دراصل متقی ہوتے ہیں۔ اگر وہ ظاہر ہوں تو کوئی اُن کو شناخت نہ کرے، اگر غائب ہوں تو کوئی ان کی تلاش نہ کرے۔ زمین ان کو جانتی ہے۔ اور فرشتے ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہی لوگ اچھے ہیں۔ کہ خداوند کریم کی عبادت کے موقعے ان کو ملتے ہیں۔ جو لوگ فراخ حالی سے راحت و آرام سے گذارہ کرتے ہیں۔ ان کو نبیوں کے افعال و اخلاق سے حصہ نہیں ملتا۔ مگر مولا کے فقیروں کو یہ سب رتبے حاصل ہوتے ہیں۔ جس زمین پر وہ چلتے ہیں۔ تو زمین ان کے لئے روتی ہے۔ جس شہر میں کوئی ان میں سے نہ ہو۔ اسپر خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مردار دنیا کے لئے وہ کتوں کی طرح نہیں پڑتے۔ بقدر ضرورت قوت لایموت کھاتے ہیں۔ اور سادہ لباس پہنتے ہیں دنیا سمجھتی ہے۔ کہ ان کو کوئی مرض ہے۔ حالانکہ ان کو کوئی مرض نہیں ہوتا بعض خیال کرتے ہیں کہ انکی عقلیں باقی نہیں رہیں، حالانکہ وہ ایسی باتیں جانتے ہیں۔ جہاں لوگوں کی عقلیں رہ جاتی ہیں شرفِ آخرت انہی لوگوں کے واسطے ہے۔ اے اسامہ جس شہر میں ایسے لوگ نظر آویں تو جان لے کہ شہر کے امن کا باعث یہی ہیں۔

روایت ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے برص ہو جاتا ہے۔ کافر مومن کی نسبت سات گنا کھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث میں ہے۔ کہ حضرت ابو جحیفہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ڈکار لی فرمایا اپنی ڈکار کم کرو۔ کیونکہ قیامت کے روز وہی زیادہ بھوکا ہوگا۔ جس نے زیادہ پیٹ بھرا اور فرمایا کہ جو لوگ ابدال ہوتے ہیں۔ پیٹ کو بھوکا رکھتے ہیں۔ سکوت اور شب بیداری خلوت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ دنیا میں ہر نیکی کی جڑ بھوک اور ہر بدی کی جڑ شکم سیری ہے۔

بھوک کے فائدے

بھوکا رہنے سے قلب نرمی اختیار کرتا ہے۔ ذکر الٰہی میں حظ اٹھاتا ہے۔ اکثر زبان پر ذکر الٰہی جاری رہتا ہے بھوک سے جسم اور قلب دونوں کی صفائی ہوتی ہے۔ طبیعت کی تیزی بڑھتی اور بصیرت اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ کیونکہ زیادہ کھانے سے عبادت نہیں ہوتی۔ ذہن کند ہو جاتا ہے۔ دماغ میں بخارات کی طرح چڑھتا اور فکر کی جگہ کو گھیر لیتا ہے۔ دل بھاری ہو کر فکر کی طرف نہیں دوڑتا۔ باریک باتوں کی تہ تک جلد نہیں پہنچ سکتا۔ کم کھانے سے انسان مصیبت زدہ کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ عذاب الٰہی کو نہیں بھولتا۔ غیبت۔ فحش۔ جھوٹ۔ غضب و غیظ سے حفاظت میں رہتا ہے۔ کیونکہ بھوکے کا دل کثرت کلام کو نہیں چاہتا۔ زیادہ نیند نہیں آتی۔ اور قریباً انسان ہمیشہ بیداری ہی میں رہتا ہے۔ اور عبادت الٰہی کا خاص موقع حاصل کر لیتا ہے۔ اور زیادہ سونے سے عمر جو انسان کا راس المال ہے۔ یونہی ضائع نہیں ہوتی۔ کثرت غذا سے آدمی ہر وقت پاک صاف نہیں رہ سکتا۔ مسجد میں ٹھہر نہیں سکتا۔ بار بار پانی وغیرہ کے لئے باہر نکلتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے روزہ رکھنا دشوار ہوتا ہے۔ جسے بھوک کی عادت ہو گی وہی روزہ رکھ سکتا ہے۔ پس روزہ رکھنا ہمیشہ اعتکاف میں بیٹھنا طہارت سے رہنا کم خوراک پر مبنی ہیں۔

نیز بھوک وغیرہ سے شہوات معاصی ٹوٹتے ہیں نفس امارہ پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام شہوات قوائے انسانی غذا سے قوت پکڑتے ہیں پھر ان سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ پس کمی غذا سے ہر ایک قوت شہوت وغیرہ کمزور پڑ جاتی ہے اور تمام سعادت اسی میں ہے۔ کہ آدمی اپنے نفس پر قابو رکھے۔ اور تمام شقاوت اسی میں ہے کہ نفس کے قابو میں پڑ کر بندۂ نفس ہو جاوے۔ جیسے سرکش گھوڑا بے آب و دانہ رکھنے سے قابو میں آ سکتا ہے۔ اسی طرح نفس بھی بھوکا رکھنے سے اعتدال پر آ سکتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں بھوکے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس بات کا ڈر ہے۔ کہ میں خود پیٹ بھر کر کھاؤں تو بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اول بدعت جو رسول کریمؐ کے بعد لوگوں میں پیدا ہو گئی وہ یہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ لوگ پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ تو ضرور ان کے نفس دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

اکثر تاریخ انبیاء کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ نبی اکثر کم غذا کھایا کرتے تھے۔ لیکن ہم لوگ اکثر ایسی باتوں سے کوتاہی سے کام لیتے اور انبیاء کے اسوہ حسنہ پر کم عمل کرنے کی وجہ سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور ان فیض سے اور خوبیوں سے جنکا ہم وعدہ دیئے گئے ہیں۔ محروم رہ جاتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ جیسا استاد ہو ویسا کامل شاگردی کر کے شاگرد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جیسا نبی ہو ویسی کامل مریدی سے مرید پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور خداوند کریم کے فضلوں کا دروازہ ہر ایک اس کے متلاشی کیلئے ویسا ہی کھلا ہے جیسے کہ رسول کریم پر کھلا تھا۔ اور موجودہ زمانہ کی موجودہ مثال سے مسیح موعود پر ان کی کامل مریدی کے باعث کھلا تھا۔ نیز مسیح موعود کے مریدوں میں سے بھی چند ایک مثالیں واضح ہیں +

بالآخر میں دعا کرتی ہوں۔ کہ مولا کریم ہم کو بھی انبیاء اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ اور ہماری کمزوریاں رفع فرما کر دینی و دنیاوی حقیقی مدارج ترقی عطاء فرماوے + آمین

(اخوہ امتہ الرحمن احمدی ٹرورو۔ افریقہ یوگنڈا)

توسیع اشاعت مصباح ہر احمدی خاتون کا فرض ہے +

عورت مشرق و مغرب میں

اے عورت! تو اپنے گھر کے لوگوں سے رانیوں کی طرح بات چیت کر۔ "وید"

دنیا میں عورت کا وجود اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ خدا اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ "رامائن"

عورت کی توہین دنیا کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ "مہابھارت"

نیک عورت دنیا کی روشنی اور بد عورت دنیا کی تاریکی ہے۔ "مہابھارت"

اگر ایک طرف سے شہنشاہ اور دوسری طرف سے عورت آ رہی ہو۔ تو شہنشاہ کا فرض ہے۔ کہ ایک طرف ہٹ جائے۔ اور عورت کو رستہ دیدے۔ "منوسمرتی"

تمدن نیک عورتوں کے اقتدار اور احترام کا دوسرا نام ہے۔ "ایمرسن"

عورت فرشتوں اور انسانوں کے درمیان کی مخلوق ہے + "بالزاک"

جس طرح تارے آسمان کی لطیف و درخشاں نظمیں ہیں۔ اسی طرح پاکباز عورتیں زمین کی دلکش اور جادو اثر نظمیں ہیں۔ "ہارگریو"

خوبصورت اور نیک عورت خدا کی بہترین مخلوق کا نمونہ ہے۔ "ہرمز"

کانٹوں سے بھری ہوئی شاخ کو ایک پھول خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اور غریب سے غریب گھر کو ایک نیک شعار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت جنت بنادیتی ہے۔ "گولڈ سمتھ"

عورت دیوی ہے۔ نیک کام اس سے اسطرح ہوتے ہیں جس طرح آسمان سے بارش ہوتی ہے وہ اس علم سے قطعاً لاعلم ہے۔ کہ نیکی اور پاکیزگی سے بڑھ کر بھی کوئی شے دنیا میں ہے۔ "لودل"

عورت کی کتاب دنیا ہے۔ وہ کتابوں سے اتنا نہیں سیکھتی جتنا جیتی جاگتی دنیا سے سیکھتی ہے، تم کتابیں پڑھتے ہو۔ وہ دنیا کا مطالعہ کرتی ہے۔ "روسو"

عورتیں اسباب کی مستحق ہیں۔ کہ سب نوجوان اور بوڑھے ان کی عزت اور حرمت کی تن من دھن سے حفاظت کریں۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ تو اس کوشش میں اپنے آپکو فنا کردیں۔ "ایڈورڈ مور"

جو شخص سمجھتا ہے۔ کہ مصیبت میں عورت گھبرا جاتی ہے وہ عورت کی فطرت سے لاعلم ہے، طوفان آجائیں۔ مصائب کی گھٹا چھا جائے۔ دولت چلی جائے صحت رخصت ہو جائے۔ چاروں طرف تکلیفیں اور آفتیں ہوں۔ یہ دیکھکر مرد گھبرا جاتا ہے۔ عورت نہیں گھبراتی اور اپنی جگہ سے نہیں ہلتی۔ "سینڈول فڑدارل"

اے نیک عورت تو رات کا تارا اور صبح کا ہیرا ہے۔ تو شبنم کا قطرہ ہے۔ جس سے کانٹوں کا منہ بھی موتیوں سے بھر جاتا ہے۔ ہمارے تاریک دلوں کی مشعلِ ہدایت ہے۔ "ٹامس مور"

بچہ روشنی دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور ماں کا دودھ پی کر مطمئن ہوتا ہے۔ عابد اپنے خدا کی عبادت کرکے خوش ہوتا ہے۔ سپہ سالار فتح حاصل کرکے خوش ہوتا ہے۔ بخیل روپیہ پاکر خوش ہوتا ہے۔ لیکن جسقدر مسرت ماں کو اپنے سوتے ہوئے بچے کا منہ دیکھ کر ہوتی ہے۔ ایسی خوشی ان میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔ "لارڈ بائرن"

جس عورت میں نیکی، پاکیزگی اور محبت کے وصف نہیں۔ وہ عورت کہلانے کی حقدار نہیں ہے۔ "بوکر ٹی واشنگٹن"

عورت مرد سے زیادہ سمجھدار۔ زیادہ نیک، زیادہ محنتی ہوتی ہے۔ "چیخوف"

عورت مرد کی نسبت جنت کے زیادہ قریب ہے۔ "ایلن کنگھم"

میں باپ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں۔ لیکن ماں کو دیکھ کر تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ "چیوچف"

عورت ہر چیز کو خوبصورت، ہر کام کو دلچسپ اور ہر مقام کو گلزار بنادیتی ہے۔ "ٹیگور"

(دورِ جدید)

۱۱۱ سالہ بڑھیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل کیتھرائن پلنکٹ جنہوں نے پانچ بادشاہوں کا عہد حکومت دیکھا ہے، اور جنکی بچپن میں سر والٹر سکاٹ نے پرورش کی تھی۔ انہوں نے آج آئرلینڈ میں اپنے گھر پر اپنے رشتہ داروں کیساتھ کھانا تناول کر کے اپنی ۱۱۱ ویں سالگرہ منائی۔ اس بڑھیا کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور اسکے چہرہ پر بڑھاپے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ وہ ابھی تک خوب کھاتی پیتی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح قادیان ۔ دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ پھول میز پوش اور رومالوں کے مرکز میں نہایت ہی خوبصورت معلوم ہوتا ہے ۔ پھول کو گلابی دھاگے سے نکالا جائے اور پتوں کو سبز دھاگے سے نکالا جائے ۔

عَلیمہ بیگم بنت احمد اللہ دین خان سوپ ایجنٹ
احمدیہ بوٹ ہاؤس قادیان دارالامان ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا ۔